الٰہی حمایت

Shaykh Pod BOOKS

Shaykh Pod URDU

مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی سکون کا باعث بنتا ہے

الہی حمایت

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2023 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط برتی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

الہی حمایت

پہلی اشاعت .5 مئی 2023۔

کاپی رائٹ ©2023 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

فہرست کا خانہ

[فہرست کا خانہ]
[اعترافات]
[مرتب کرنے والے کے نوٹس]
[تعارف]
[الہی حمایت]
[اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس]
[دیگر شیخ پوڈ میڈیا]

اعترافات

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو متاثر کیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روزِ آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور بے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاہیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تہہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو ShaykhPod.Books@gmail.com - پر دی جا سکتی ہیں

تعارف

اس دن اور عمر میں بہت سے مسلمان اپنی روزمرہ کی زندگی میں جذباتی سہارا حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ اسلام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ سے اس کی مخلصانہ اطاعت کے ذریعے مدد اور حمایت حاصل کرنے کا درس دیتا ہے۔ نیک کردار کو حاصل کرنے اور دنیا اور آخرت دونوں میں حقیقی اور پائیدار مدد حاصل کرنے کا یہی واحد راستہ ہے۔ اس لیے یہ کتاب اس تصور اور اس سے جڑے دیگر لوگوں پر بحث کرے گی۔

جامع ترمذی نمبر 2003 میں موجود حدیث کے مطابق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ قیامت کے ترازو میں سب سے وزنی چیز حسن اخلاق ہوگی۔ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں سے ایک ہے جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ نمبر 68 القلم آیت نمبر 4 میں فرمائی ہے:

‘‘اور بے شک آپ بڑے اخلاق کے مالک ہیں۔’’

لہٰذا تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اعلیٰ کردار کے حصول کے لیے قرآن پاک کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو حاصل کریں اور اس پر عمل کریں۔

الہی حمایت

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 2516 میں موجود حدیث میں نصیحت فرمائی کہ اگر کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کی حفاظت کرے گا تو وہ اس کی حفاظت کرے گا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی حدود و قیود کی حفاظت کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پورا کرنے، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور صبر کے ساتھ تقدیر کا مقابلہ کرنے سے ہی یہ حاصل ہو سکتا ہے۔ باب 9 توبہ آیت 112:

"اور جو اللہ کی مقرر کردہ حدود کی پابندی کرتے ہیں۔ اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو۔’’

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے اپنے فرض کی حفاظت کے بہت سے پہلو ہیں۔ حفاظت کے سب سے بڑے فرائض میں سے ایک اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے ساتھ کیے گئے معاہدے اور وعدے ہیں۔ پوری بنی نوع انسان نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو سب سے بڑا معاہدہ کیا وہ اسے اپنا رب ماننا تھا۔ باب 7 الاعراف، آیت 172:

’’ اور وہ وقت یاد کرو جب تمہارے رب نے بنی آدم سے ان کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان کو اپنے اوپر گواہ کر کے کہا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا ہاں ہم نے گواہی دی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے اور ان کی اطاعت کرنی چاہیے جو اس کی اطاعت کی طرف لے جائیں۔ لیکن اگر کوئی کسی کی اطاعت کرے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے تو اس نے وعدہ خلافی کی اور دوسرے کو اپنا رب بنا لیا۔ باب الجثیہ، آیت 23 45:

‘‘کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے؟’’

ایک اور مثال فرض نماز کی حفاظت ہے۔ اس کا تذکرہ پورے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں بار بار آیا ہے۔ یہ فرض اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ سنن ابوداؤد نمبر 425 میں ایک حدیث ہے کہ جو شخص اس فرض کو صحیح طریقے سے ادا کرے گا اس سے بخشش کا وعدہ کیا گیا ہے۔ لیکن جو اپنی فرض نمازوں کی حفاظت میں کوتاہی کرتا ہے اس کی بخشش کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

فرض نماز کی حفاظت کی طرف سنن ابن ماجہ نمبر 277 میں موجود ایک اور حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت کی ہے کہ صرف ایک سچا مومن ہی اپنے وضو کی حفاظت کرتا ہے جو کہ نماز کی کنجی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کا ایک پہلو جامع ترمذی نمبر 2458 میں موجود ایک اور حدیث میں مذکور ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو اپنے سر اور پیٹ کی حفاظت کی تلقین فرمائی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں آنکھ، کان، زبان اور خیالات کا استعمال بھی شامل ہے۔ معدہ کی حفاظت میں حرام مال اور خوراک کے حصول اور استعمال سے پرہیز کرنا شامل ہے۔ زبان کی حفاظت اور نفسانی خواہش کا حکم مختلف مقامات پر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر صحیح بخاری نمبر 6474 میں موجود ایک حدیث نصیحت کرتی ہے کہ جو شخص ان دو چیزوں کی حفاظت کرے گا وہ جنت کا ضامن ہے۔

ایک بنیادی اسلامی اصول مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ وہ کس طرح عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کیسا سلوک کرے گا۔ مثال کے طور پر، قرآن پاک مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہے کہ جو بھی اسلام کی حمایت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی حمایت کرے گا۔ باب 47 محمد، آیت 7:

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم اللہ کا ساتھ دو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمائے گا۔"

ایک اور مثال باب 2 البقرہ، آیت 152 میں ملتی ہے۔ قرآن کریم اعلان کرتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا، اللہ اسے یاد رکھے گا۔

"...پس مجھے یاد کرو۔ میں تمہیں یاد رکھوں گا"

اللہ تعالیٰ اپنی حدود کی حفاظت کرنے والے کے خاندان کی بھی حفاظت فرمائے گا۔ قرآن پاک بتاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے دو یتیموں کے دفن خزانے کی حفاظت کی جیسا کہ ان کا باپ صالح تھا۔ جس طرح ان کے والد نے اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کی، اسی طرح اس نے اپنے یتیم بچوں کی بھی حفاظت کی۔ باب 18 الکہف، آیت 82:

’’اور جہاں تک دیوار کا تعلق ہے وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی، اور اس کے نیچے ان کے لیے خزانہ تھا، اور ان کے والد نیک تھے۔‘‘

درحقیقت جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرے گا وہ یہ پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کی ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ دیتا ہے۔ باب 65 میں طلاق، آیت 2:

‘‘جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔’’

بعض صورتوں میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے سے ان چیزوں کو ٹال دیتا ہے جو ظاہری طور پر اچھی معلوم ہوتی ہیں، جیسے کہ کوئی نئی نوکری ملنا، پھر بھی کوئی مخفی برائی یا مشکل ہوتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

سب سے بڑی چیز اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کے ایمان کی حفاظت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو شکوک و شبہات، بدعات، گناہوں اور ہر اس چیز سے بچاتا ہے جو ان کے ایمان کو خراب کر سکتی ہیں۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ وہ اپنے ایمان کو برقرار رکھتے ہوئے دنیا سے چلے جائیں۔

شروع میں نقل کی گئی مرکزی حدیث میں دی گئی پہلی نصیحت کی مجموعی تعلیم یہ ہے کہ اسلام کی تمام حدود کی حفاظت کی جائے اور ان نعمتوں کو ان طریقوں سے استعمال کیا جائے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے گا۔ وہ پائیں گے کہ تمام مشکلات اور آزمائشیں قابل برداشت ہو جائیں گی اور انہیں دونوں جہانوں میں برکتیں حاصل کرتے ہوئے ان سے باحفاظت سفر کرنے کی رہنمائی ملے گی۔

زیر بحث مرکزی حدیث میں اگلی بات جو نصیحت کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس کی حدود کی پابندی کرتے ہوئے اس کا ذکر کرے گا اسے اس کا قرب نصیب ہوگا۔ باب النحل، آیت 128 16:

بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور جو نیک عمل کرتے ہیں‘‘۔’’

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ یہ قربت وہی نہیں ہے جس کا باب 50 ق، آیت 16 میں ذکر کیا گیا ہے:

ہم قریب ہیں۔ اس کے لیے اس کی رگ سے زیادہ۔..."

یہ ایک عمومی قربت ہے جس میں پوری مخلوق شریک ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرتے ہیں انہیں ایک خاص قسم کا قرب نصیب ہوتا ہے جس میں اس کی خصوصی مدد اور رحمت شامل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح مسلم نمبر 6805 میں موجود ایک آسمانی حدیث میں نصیحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے قریب ہو جاتا ہے جو اس کی اطاعت میں اضافہ کرتا ہے۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی خاص مدد اور رحمت ہے۔

جب ایک مسلمان خلوص نیت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے، اس کے احکام کی تعمیل کرتا ہے، اس کی ممانعتوں سے اجتناب کرتا ہے اور صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کرتا ہے تو آخرکار وہ اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ ان کے جسم کو صرف اس کی مزید اطاعت میں کام کرنے کی طاقت دیتا ہے۔ یہ مسلمان بہت کم گناہ کرے گا۔ صحیح بخاری نمبر 6502 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے، خلوصِ اطاعت کے ذریعے وہ ذہنی پریشانیوں جیسے ڈپریشن سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ جو رب العالمین کی قربت کو محسوس کرتا ہے وہ اداس یا افسردہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا ایک اور پہلو ہے جو اس کی حدود اور احکام کی حفاظت کرتے ہیں۔

اسی طرح کی ایک حدیث جو اس کتاب میں اب تک زیر بحث آچکی ہے جو مسند احمد نمبر 2803 میں موجود ہے، نصیحت کرتی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے، آسانی کے وقت سچے دل سے اطاعت کرتا ہے اسے اس کی نصرت حاصل ہوتی ہے۔ مشکل وقت میں مدد .اس جواب کی طرف اشارہ الٰہی حدیث میں ہے جو پہلے زیر بحث ہے جو کہ صحیح بخاری، نمبر 6502 میں موجود ہے۔ یہ نصیحت کرتا ہے کہ جب کوئی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا رہتا ہے تو وہ اس کے بدلے میں اس کے جسم کو صرف اس کی اطاعت کرنے کی طاقت دیتا ہے۔ اس بااختیاریت کا ایک حصہ جب کسی کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو صبر اور مدد فراہم کی جاتی ہے۔

اس نصیحت پر عمل کرنے سے ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ پر توکل اختیار کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں گے، ان کی مدد کریں گے، تمام مشکلات سے نجات دیں گے اور ان کی دعاؤں کا جواب بھی دیں گے۔ یہ بھروسا انسان کی کوششوں اور منصوبہ بندی کے بجائے اللہ تعالیٰ کے فرمان پر بھروسہ کرنے میں مدد کرتا ہے۔ وہ اللہ پر سچے یقین کریں گے جو ان کے لیے بہترین فیصلہ کرتا ہے اور انہیں تمام مشکلات سے نکلنے کا راستہ دے گا۔ باب 65 میں طلاق، آیت 2:

’’اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا‘‘

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جواب کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آسانی کے وقت اس کے احکام کو بجا لاتے ہوئے اور اس کی ممانعتوں سے اجتناب کرتے ہوئے خلوصِ اطاعت کے ذریعے اسے یاد کرے۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر

میں موجود ایک حدیث میں نصیحت فرمائی ہے کہ اگر کوئی مشکل اور غم کے وقت اللہ 3382 تعالیٰ کی مدد چاہتا ہے۔ آسانی کے وقت اللہ تعالیٰ سے مسلسل دعائیں مانگیں۔ قرآن پاک اس حقیقت کی طرف باب 37 الصفات، آیات 143 اور 144 میں کرتا ہے:

اور اگر وہ اللہ کی تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا۔ وہ اس کے پیٹ میں اس دن تک رہے گا "جب تک وہ دوبارہ زندہ نہیں کیے جائیں گے۔"

یہ وہ وقت ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو وہیل مچھلی نے نگلنے کے بعد بچا لیا۔ اس کی پیشگی اطاعت اللہ تعالیٰ کی طرف لے گئی، اس نے اسے حفاظت اور اس کی مشکل سے نکلنے کا راستہ دیا۔

اس کے برعکس آسانی کے وقت اللہ تعالیٰ کی یاد اور اطاعت سے غافل رہنا اور مشکل کے وقت صرف اس کا ذکر کرنا بہت کم یا کوئی مثبت اثر نہیں رکھتا۔ مثال کے طور پر فرعون کو اللہ تعالیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا، جب کہ وہ سرکشی کی زندگی گزارنے کے بعد موت کے گھاٹ اترا ہوا تھا، اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ باب 10 یونس، آیت 91:

"ابھی؟ اور تم نے پہلے اس کی نافرمانی کی تھی اور فساد کرنے والوں میں سے تھے؟"

اس دنیا میں سب سے بڑی مشکل موت ہے۔ پس امید ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے وہ آسانی کے وقت موت کے وقت اس کی طرف سے نجات پائے گا تاکہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ اس دنیا سے چلے جائیں۔ باب 14 ابراہیم، آیت 27:

"اللہ ایمان والوں کو کلمہ طیبہ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔"

اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے خلوص کے ساتھ ان کی اطاعت کرے تاکہ وہ مشکل کے وقت ان کو نجات دے۔

زیر بحث مرکزی حدیث میں اگلی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا ضروری ہے کیونکہ وہ مانگنا پسند کرتا ہے۔ جامع ترمذی نمبر 3571 میں موجود ایک حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔ بدقسمتی سے اکثر لوگوں نے دوسروں سے غیر ضروری چیزیں مانگنے کی عادت اختیار کر لی ہے، حالانکہ عام طور پر دیکھا جائے تو لوگ سوال کرنا ناپسند کرتے ہیں۔ کسی شخص اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے، اس لیے وہ اس سے مانگ سکتے ہیں اور چاہیں گے۔ جب کہ، کوئی آسانی سے دیکھ سکتا ہے کہ لوگ کتنی جلدی رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں اور جب ان سے کوئی چیز مانگی جاتی ہے تو بہانہ بناتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے مانگنا ضروری ہے کیونکہ زمین و آسمان صرف اسی کے اختیار میں ہیں۔ کائنات کے اندر پائی جانے والی ہر نعمت اس کے علاوہ کسی اور نے پیدا کی اور دی ہے۔ درحقیقت جو کچھ بھی دوسروں کے ذریعے حاصل ہوتا ہے وہ حقیقت میں اس کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس کا خزانہ بھرا ہوا ہے اور کبھی ایک ایٹم کی قیمت میں بھی کمی نہیں کرتا حالانکہ وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے ان کو بے شمار صدیوں سے برقرار رکھے ہوئے ہے۔ صحیح مسلم نمبر 6572 میں موجود حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

درحقیقت لوگ اپنے آپ کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی مصیبت کو ٹال نہیں سکتے اور نہ ہی کوئی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر اپنے لیے یہ کام نہیں کر سکتا تو وہ کسی اور کے لیے کیسے کر سکتا ہے؟ حیرت کی بات ہے کہ ایک شخص کس طرح اس ذات سے منہ موڑ سکتا ہے جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور اس کے بجائے اس پر بھروسہ کر سکتا ہے جس کے پاس خود مختار نہیں ہے۔

دوسروں سے مانگنا عزت کی قربانی کا باعث بنتا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ صحیح بخاری نمبر 1474 کی ایک حدیث میں تنبیہ کی گئی ہے کہ جو شخص بلا ضرورت دوسروں سے بھیک مانگتا ہے وہ قیامت کے دن اس کے چہرے پر گوشت کے بغیر آئے گا۔

اللہ تعالیٰ اس قدر مہربان ہے کہ وہ نہ صرف مانگے جانے کو پسند کرتا ہے بلکہ ہر رات زمین کے باشندوں کو پکارتا ہے کہ وہ اپنی حاجتیں اس کے سامنے پیش کریں تاکہ وہ ان کو پورا کرے۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 1145 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں واضح کر دیا ہے کہ وہ پکارنے والوں کو جواب دیتا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 186:

’’...میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے‘‘

یہ جاننا ضروری ہے کہ جامع ترمذی نمبر 3604 میں موجود حدیث کے مطابق تمام نیک دعاؤں کا جواب تین طریقوں سے دیا جاتا ہے۔ دعا یا تو دنیا میں پوری ہو جاتی ہے، دعا کرنے والے کے لیے آخرت میں ایک اجر جمع ہوتا ہے جو کہ اس سے بہتر ہے۔ جو انہوں نے چاہا یا اس کے برابر گناہ معاف کر دیے گئے۔

زیر بحث اہم حدیث میں اگلی بات اللہ تعالیٰ کی لامحدود اور مطلق قدرت و اختیار کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ حدیث میں یہ نصیحت ہے کہ ساری مخلوق کسی شخص کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی اگر اللہ تعالیٰ ان سے ایسا نہ کرنا چاہتا۔ اسی طرح ساری مخلوق مل کر بھی کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتی اگر اللہ تعالیٰ ان کو نہ چاہے۔ اس کا مطلب صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کائنات میں ہوتا ہے۔ غور طلب ہے کہ یہ نصیحت اس بات کی طرف اشارہ نہیں کرتی ہے کہ کسی کو دوا جیسے اسباب کا استعمال ترک کر دینا چاہیے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی اسباب کو استعمال کر سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور نے پیدا کیا ہے، لیکن اسے سمجھنا

چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کے نتائج کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ مثال کے طور پر، وہ بہت سے بیمار لوگ ہیں جو دوائی لیتے ہیں اور اپنی بیماری سے شفا پاتے ہیں۔ لیکن وہ دوسرے ہیں جو دوائی لیتے ہیں اور ٹھیک نہیں ہوتے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک اور عنصر حتمی نتیجہ کا فیصلہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی مرضی۔ باب 9 توبہ آیت 51:

کہہ دو کہ ہم پر ہرگز نہیں مارے جائیں گے مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے‘‘۔

جو اس بات کو سمجھتا ہے وہ جانتا ہے کہ ان پر اثر انداز ہونے والی ہر چیز سے بچا نہیں جا سکتا تھا۔ اور وہ چیزیں جو ان سے چھوٹ گئیں وہ کبھی حاصل نہیں ہو سکتی تھیں۔

یہ جاننا ضروری ہے کہ نتیجہ جو بھی نکلے خواہ وہ کسی شخص کی خواہش کے خلاف کیوں نہ ہو انہیں صبر کرنا چاہیے اور یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بہترین انتخاب کیا ہے خواہ وہ نتائج کے پیچھے حکمت کو نہ بھی دیکھیں۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے..."

جب کوئی اس سچائی کو صحیح معنوں میں سمجھ لیتا ہے تو وہ مخلوق پر انحصار کرنا چھوڑ دیتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ وہ انہیں فطری طور پر نقصان یا فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اس کے بجائے، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں، اس کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کرتے ہوئے خلوص نیت سے اس کی حمایت اور حفاظت چاہتے ہیں۔ یہ ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ انسان کو صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی ترغیب دیتا ہے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر مخلوق انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

اس بات کو تسلیم کرنا کہ انسان کی زندگی اور کائنات کے اندر موجود تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو سمجھنے کا ایک حصہ ہے۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہے اور صرف اس سطحی یقین سے آگے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ جب یہ بات کسی کے دل میں جم جاتی ہے تو وہ صرف اللہ سے امید رکھتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ وہی ان کی مدد کرنے والا ہے۔ وہ اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے۔ حقیقت میں، ایک شخص صرف نقصان سے تحفظ یا کچھ فائدہ حاصل کرنے کے لئے دوسرے کی اطاعت کرتا ہے .صرف اللہ تعالیٰ ہی یہ عطا کر سکتا ہے اس لیے صرف وہی اس کی اطاعت اور عبادت کا مستحق ہے۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر کسی دوسرے کی اطاعت کو پسند کرتا ہے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ دوسرا انہیں کسی قسم کا فائدہ یا نقصان سے بچا سکتا ہے۔ یہ ان کے ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ تمام چیزوں کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے، لہٰذا مسلمانوں کو صرف اسی کی اطاعت کرنی چاہیے۔ باب 35 فاطر، آیت 2:

" اللہ تعالیٰ لوگوں کو جو کچھ بھی رحمت عطا فرمائے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ اور جس چیز کو وہ روکے، اس کے بعد اسے کوئی نہیں چھوڑ سکتا۔‘‘

یہ جاننا ضروری ہے کہ کسی ایسے شخص کی اطاعت کرنا جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ترغیب دیتا ہے، درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ مثلاً حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت۔ باب 4 النساء آیت 80:

‘‘جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔’’

زیر بحث مرکزی حدیث سے ملتی جلتی ایک حدیث جو مسند احمد نمبر 2803 میں موجود ہے، اس بات کی نصیحت کرتی ہے کہ ناپسندیدہ چیزوں پر صبر کرنا اجر عظیم کا باعث ہے۔ باب 39 از زمر، آیت 10:

"بے شک، مریض کو ان کا اجر بغیر حساب کے دیا جائے گا]یعنی حد[..."

ایمان کے تین پہلوؤں کی تکمیل کے لیے صبر ایک کلیدی عنصر ہے :اللہ تعالیٰ کے احکام کو پورا کرنا، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور تقدیر کا سامنا کرنا۔ لیکن صبر سے زیادہ اعلیٰ اور زیادہ ثواب کا درجہ قناعت ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب ایک مسلمان گہرا یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے بندوں کے لیے بہترین چیز کا انتخاب کرتا ہے اور اس لیے وہ اس کے انتخاب کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

ایک صابر مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ جس چیز نے بھی ان پر اثر ڈالا، مثلاً ایک مشکل، اس سے بچا نہیں جا سکتا تھا، چاہے ساری مخلوق ان کی مدد کرے۔ اسی طرح جو کچھ بھی ان سے چھوٹ گیا وہ ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتا تھا۔ جو شخص اس حقیقت کو صحیح معنوں میں قبول کر لیتا ہے وہ اس چیز پر فخر اور فخر نہیں کرے گا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مختص کیا ہے۔ اور نہ ہی وہ کسی ایسی چیز پر غمگین ہوں گے جس کو حاصل کرنے میں وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے میں ناکام رہے، اس نے وہ چیز ان کے لیے مختص نہیں کی اور نہ ہی کوئی چیز اس حقیقت کو بدل سکتی ہے۔ باب 57 الحدید، آیات 22-23:

کوئی آفت زمین پر یا آپ کے درمیان نہیں آتی ہے سوائے اس کے کہ ہم اسے وجود میں لانے " سے پہلے ایک رجسٹر 1 میں موجود ہوں - بے شک یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔ تاکہ تم اس چیز پر مایوس ‘‘نہ ہو جو تم سے چھوٹ گئی ہے اور جو کچھ اس نے تمہیں دیا ہے اس پر فخر نہ کرو۔

اس کے علاوہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ابن ماجہ نمبر 79 میں موجود ایک حدیث میں یہ نصیحت کی ہے کہ جب کوئی چیز واقع ہو تو مسلمان کو اس بات پر پختہ یقین رکھنا چاہئے کہ وہ فیصلہ شدہ ہے اور کوئی چیز اس کے نتیجے کو نہیں بدل سکتی۔ اور ایک مسلمان کو یہ خیال کرتے ہوئے پچھتاوا نہیں ہونا چاہیے کہ اگر وہ کسی نہ کسی طرح مختلف طریقے سے برتاؤ کرتے تو وہ نتائج کو روک سکتے تھے کیونکہ یہ رویہ صرف شیطان کو بے صبری اور تقدیر کے بارے میں شکایت کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ ایک صابر مسلمان صحیح معنوں میں یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی منتخب کیا ہے وہ ان کے لیے بہترین ہے خواہ وہ اس کے پیچھے موجود حکمت کو نہ بھی دیکھیں۔ صبر کرنے والا اپنے حالات میں تبدیلی کا خواہاں ہوتا ہے اور اس کے لیے دعا بھی کرتا ہے لیکن جو کچھ ہوا اس کی شکایت نہیں کرتا۔ ثابت قدم رہنا ایک مسلمان کو بڑے درجے پر لے جا سکتا ہے یعنی قناعت۔

قناعت کرنے والا حالات میں تبدیلی کی خواہش نہیں رکھتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا انتخاب ان کی پسند سے بہتر ہے۔ یہ مسلمان صحیح مسلم نمبر 7500 میں موجود حدیث پر پختہ یقین رکھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے۔ اگر انہیں کوئی مسئلہ درپیش ہو تو انہیں صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے جس سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ اور اگر وہ آسانی کے وقت کا تجربہ کرتے ہیں تو انہیں شکر ادا کرنا چاہئے جو برکتوں کا باعث بنتا ہے.

یہ جاننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آزماتا ہے جن سے وہ محبت کرتا ہے۔ اگر وہ صبر کا مظاہرہ کریں گے تو انہیں اجر ملے گا لیکن اگر وہ ناراض ہیں تو یہ ان کی اللہ تعالیٰ سے محبت کی کمی کا ثبوت ہے۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 2396 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

ایک مسلمان کو آسانی اور مشکل دونوں وقتوں میں صبر کرنا چاہیے یا اللہ تعالیٰ کے اختیار اور حکم پر قناعت کرنا چاہیے۔ اس سے کسی کی پریشانی میں کمی آئے گی اور اسے دونوں جہانوں میں بہت سی نعمتیں ملیں گی۔ جبکہ، بے صبری صرف اس انعام کو ختم کر دے گی جو وہ حاصل کر سکتے تھے۔ کسی بھی صورت میں ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ صورت حال سے گزرے گا، لیکن یہ ان کا اختیار ہے کہ وہ اجر چاہتے ہیں یا نہیں۔

ایک مسلمان اس وقت تک کامل اطمینان حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ مشکل اور آسانی کے وقت ان کا رویہ برابر نہ ہو۔ ایک سچا بندہ فیصلہ کے لیے مالک یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس کیسے جا سکتا ہے اور پھر ناخوش کیسے ہو سکتا ہے جب انتخاب ان کی خواہش کے مطابق نہ ہو۔ اس بات کا ایک حقیقی امکان ہے کہ اگر کسی شخص کو وہ حاصل ہو جائے جس کی وہ خواہش کرتا ہے تو وہ اسے تباہ کر دے گا۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

ایک مسلمان کو کنارے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرنی چاہیے۔ یعنی جب حکم الٰہی ان کی خواہشات کے مطابق ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ اور جب ایسا نہیں ہوتا تو وہ غضب ناک ہو جاتے ہیں گویا وہ اللہ تعالیٰ سے بہتر جانتے ہیں۔ باب 22 الحج، آیت 11:

" اور لوگوں میں سے وہ ہے جو اللہ کی عبادت ایک کنارے پر کرتا ہے۔ اگر اسے اچھائی چھو جاتی ہے، تو اسے تسلی ملتی ہے۔ لیکن اگر وہ آزمائش میں پڑ جائے تو وہ منہ موڑ لیتا ہے۔ اس نے دنیا اور آخرت کھو دی ہے۔ یہی صریح نقصان ہے۔‘‘

ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی پسند کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا چاہیے جیسا کہ وہ کسی قابل اعتماد ڈاکٹر کے ساتھ کرتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان ڈاکٹر کی تجویز کردہ کڑوی دوا لینے کی شکایت نہیں کرے گا یہ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے اسے یہ جانتے ہوئے کہ دنیا میں جو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اسے قبول کرنا چاہیے اور یہ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ درحقیقت ایک سمجھدار شخص کڑوی دوا کے لیے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرے گا اور اسی طرح ایک ذہین مسلمان کسی بھی صورت حال کا سامنا کرنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے گا۔

اس کے علاوہ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ قرآن پاک کی بہت سی آیات اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کا جائزہ لے جن میں صبر کرنے والے اور قناعت کرنے والے مسلمان کو ملنے والے اجر کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس پر گہرا غور و فکر ایک مسلمان کو مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے ثابت قدم رہنے کی ترغیب دے گا۔ مثال کے طور پر، باب 39 از زمر، آیت 10:

"بے شک، مریض کو ان کا اجر بغیر حساب کے دیا جائے گا [یعنی حد]..."

ایک اور مثال جامع ترمذی نمبر 2402 میں موجود حدیث میں مذکور ہے۔ اس میں یہ نصیحت ہے کہ جب صبر کے ساتھ دنیا میں آزمائشوں اور مشکلات کا سامنا کرنے والوں کو ان کا اجر ملے گا جن لوگوں نے ایسی آزمائشوں کا سامنا نہیں کیا وہ کاش صبر کے ساتھ ایسی مشکلات کا مقابلہ کرتے۔ جیسا کہ ان کی جلد قینچی سے کاٹ دی جاتی ہے۔

صبر اور قناعت حاصل کرنے کے لیے جس چیز کو اللہ تعالیٰ کسی شخص کے لیے چنتا ہے وہ قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں پائے جانے والے علم کی تلاش اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔ وہ ایمان کی بلندی تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس کا تذکرہ صحیح مسلم نمبر 99 میں موجود ایک حدیث میں کیا گیا ہے۔ ایمان میں فضیلت اس وقت ہے جب کوئی مسلمان نماز جیسے اعمال بجا لائے گویا وہ اللہ تعالیٰ کی گواہی دے سکتا ہے۔ جو اس درجے پر پہنچ جائے گا وہ مشکلات اور آزمائشوں کا درد محسوس نہیں کرے گا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور محبت

میں پوری طرح غرق ہو جائے گا۔ یہ ان عورتوں کا حال ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹتے وقت درد محسوس نہیں کرتی تھیں۔ باب 12 یوسف، آیت 31:

"... اور جب انہوں نے اسے دیکھا تو اس کی بہت تعریف کی اور اپنے ہاتھ کاٹ کر کہنے لگے کہ اللہ کامل ہے یہ کوئی آدمی نہیں ہے، یہ کوئی اور نہیں بلکہ ایک بزرگ فرشتہ ہے۔" اور ان میں سے ہر ایک کو چھری دی اور کہا، "ان کے سامنے نکل آ۔

اگر کوئی مسلمان ایمان کے اس اعلیٰ درجے تک نہیں پہنچ سکتا تو اسے کم از کم اس نچلے درجے تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیے جس کا ذکر پہلے حدیث میں ہے۔ یہ وہ درجہ ہے جہاں انسان کو مسلسل معلوم ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیکھے جا رہے ہیں۔ اسی طرح ایک شخص کسی مستند شخصیت کے سامنے شکایت نہیں کرے گا، جیسے کہ آجر، ایک مسلمان جو اللہ تعالیٰ کی موجودگی سے مسلسل آگاہ ہے، اس کے انتخاب کے بارے میں شکایت نہیں کرے گا۔

زیر بحث اہم حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قناعت ایک بہترین فضیلت ہے لیکن ایک مسلمان پر فرض نہیں ہے جبکہ صبر ایک ایسی چیز ہے جسے تمام مسلمانوں کو اختیار کرنا چاہیے۔ ایک مسلمان کو بس یاد رکھنا چاہیے کہ صبر کے ساتھ مشکل کا سامنا کرنا ان کے جنت میں داخل ہونے کی وجہ ہو سکتا ہے۔ درحقیقت دنیوی مشکل کا سامنا کرتے وقت ایک مسلمان کو شکر گزار ہونا چاہیے، یہ اس سے بڑی مشکل نہیں تھی۔ انہیں صبر کا مظاہرہ کرنے کی صلاحیت دیے جانے کے لیے شکر گزار ہونا چاہیے اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ان کے ایمان سے منسلک نہ ہونے کی مشکل کے لیے شکر گزار ہونا چاہیے، جو ابدی لعنت کا باعث بن سکتی ہے۔

زیر بحث مرکزی حدیث سے ملتی جلتی ایک حدیث میں جو مسند احمد نمبر 2803 میں موجود ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو سمجھنے کی اہمیت کی تلقین فرمائی کہ انسان کو درپیش ہر مشکل کے بعد آسانی ہوگی۔ یہ حقیقت قرآن مجید میں بھی بیان کی گئی ہے، مثال کے طور پر، باب 65، آیت 7:

‘‘اللہ تعالیٰ سختی کے بعد آسانی پیدا کرے گا۔’’

مسلمانوں کے لیے اس حقیقت کو سمجھنا ضروری ہے کیونکہ اس سے صبر اور قناعت بھی جنم لیتی ہے۔ حالات کی تبدیلیوں پر غیر یقینی ہونا کسی کو بے صبری، ناشکری اور یہاں تک کہ غیر قانونی چیزوں کی طرف لے جا سکتا ہے، جیسے کہ غیر قانونی رزق۔ لیکن جو اس بات پر پختہ یقین رکھتا ہے کہ آخرکار تمام مشکلات آسانی سے بدل جائیں گی وہ اسلام کی تعلیمات پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے صبر سے اس تبدیلی کا انتظار کرے گا۔ یہ صبر اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور اس کا اجر بہت زیادہ ہے۔ باب 3 علی عمران، آیت 146:

‘‘اور اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔’’

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایسی بے شمار مثالیں بیان کی ہیں جب مشکل حالات کے بعد آسانی اور برکت آتی تھی۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کی درج ذیل آیت میں حضرت نوح علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف سے کس بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑا اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں سیلاب عظیم سے بچایا اس کا ذکر ہے۔ باب 21 الانبیاء، آیت 76:

اور نوح کا ذکر کریں جب اس نے]اس وقت [سے پہلے]اللہ کو [پکارا تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی مصیبت]یعنی سیلاب [سے بچا لیا۔ "

ایک اور مثال باب 21 الانبیاء، آیت 69 میں ملتی ہے:

ہم نے کہا اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی ہو‘‘۔’’

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک عظیم آگ کی صورت میں بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اس کو ٹھنڈا اور پر سکون بنا دیا۔

یہ اور بہت سی مثالیں قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہیں تاکہ مسلمان یہ سمجھیں کہ مشکل کا لمحہ آخر کار اللہ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے آسانی کا باعث بنتا ہے۔ اس کے احکام کو پورا کرنے سے، اس کی ممانعتوں سے اجتناب کرنے اور تقدیر کا صبر کے ساتھ سامنا کرنے سے۔

لہٰذا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کریں تاکہ وہ ان گنت صورتوں کا مشاہدہ کریں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار بندوں کو مشکلات کا سامنا کرنے کے بعد آسانی عطا فرمائی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار بندوں کو تعلیمات الٰہی میں مذکور بڑی مشکلات سے بچا لیا ہے تو وہ فرمانبردار مسلمانوں کو چھوٹی چھوٹی مشکلات سے بھی بچا سکتا ہے اور بچا بھی سکتا ہے۔

نتیجہ اخذ کرنے کے لیے، جو بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کا خواہاں ہے، اسے سیکھنا چاہیے اور اس پر عمل کرنا چاہیے جو اس کتاب میں زیر بحث آئی ہیں۔ ان تعلیمات پر عمل کرنے سے انسان کو اللہ تعالیٰ پر صحیح معنوں میں بھروسہ کرنے کی ترغیب ملے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ اور فراہم کردہ ذرائع مثلاً دوا کا استعمال کریں گے، لیکن صورت حال کا نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں گے، یہ جانتے ہوئے کہ وہ صرف اپنے بندوں کے لیے بہترین کا انتخاب کرتا ہے۔ باب 65 میں طلاق، آیت 3:

اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے کافی ہے‘‘۔’’

:باب 2 البقرہ، آیت 216

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز "پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ایک مسلمان کا کام تقدیر کو کنٹرول کرنا اور فیصلہ کرنا نہیں ہے کیونکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ مسلمانوں کو صرف اس بات کی فکر کرنی چاہیے جو ان کے اختیار میں ہے، یعنی ان کے طرز عمل اور ہر صورت حال کے دوران ان کے اعمال۔ اگر وہ صحیح طرز عمل کا مظاہرہ کریں تو وہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور رحمت سے تمام رکاوٹوں کو عبور کر لیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر وہ اپنے پاس موجود نعمتوں کو صحیح طریقے سے استعمال کرتے ہوئے حقیقی شکرگزاری کا مظاہرہ کریں تو انہیں آسانی کے وقت مزید نعمتیں عطا کی جائیں گی۔ اور اگر وہ صبر کا مظاہرہ کریں تو مشکل کے وقت انہیں برکتیں عطا کی جائیں گی۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 7500 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ لہٰذا ہر صورت حال کا نتیجہ الٰہی مدد، برکت اور اجر ہے جب تک کہ انسان صحیح طریقے سے برتاؤ کرے۔ ہر مسلمان کو ان چیزوں پر زور دینے کے بجائے اس پر توجہ دینی چاہیے جن پر اس کا کوئی کنٹرول یا اثر نہیں ہے۔ یہ دونوں جہانوں میں الہٰی تائید اور حتمی کامیابی کی کلید ہے۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400 سے زیادہ مفت ای بکس: https://shaykhpod.com/books/
eBooks/AudioBooks کے لیے بیک اپ سائٹ:
https://archive.org/details/@shaykhpod

شیخ پوڈ ای بکس کے براہ راست پی ڈی ایف لنکس:
https://spebooks1.files.wordpress.com/2024/05/shaykhpod-books-direct-pdf-links-v2.pdf

https://archive.org/download/shaykh-pod-books-direct-pdf-links/ShaykhPod%20Books%20Direct%20PDF%20Links%20V2.pdf

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

آڈیو بکس: https://shaykhpod.com/books/#audio
روزانہ بلاگز: https://shaykhpod.com/blogs/
تصویریں: https://shaykhpod.com/pics/
جنرل پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/general-podcasts/
PodWoman: https://shaykhpod.com/podwoman/
PodKid: https://shaykhpod.com/podkid /
اردو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/urdu-podcasts/
لائیو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/live/

ڈیلی بلاگز، ای بکس، تصویروں اور پوڈکاسٹوں کے لیے گمنام طور پر واٹس ایپ چینل کو فالو کریں:
https://whatsapp.com/channel/0029VaDDhdwJ93wYa8dgJY1t

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائب کریں:
http://shaykhpod.com/subscribe

Achieve Noble Character